مولانا محمد حنیف ندوی مرحوم

مولانا محمدؒ حنیف ندوی اتوار کی شب کو انتقال کر گئے۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔ ان کی عمر ۷۹ برس تھی، وہ ایک برس سے صاحبِ فراش تھے۔ مولانا مرحوم، جیّد عالمِ دین، بلند پایہ محقق اور ممتاز اور صاحبِ نظر و بصیرت مصنّف تھے۔ تاریخ و سیر اور منطق و فلسفہ میں گہرا درک رکھتے تھے۔ قرآن و حدیث کے باب میں ان کا مطالعہ وسیع اور بسیط تھا۔ ان کی عملی زندگی کا بیشتر حصّہ تحصیلِ علم اور فروغِ علم میں بسر ہوا۔ وہ ادارہ ثقافت اسلامیہ سے وابستہ رہے۔ ان کا زیادہ وقت تحقیق و تفحص اور تصنیف و تالیف میں گزرا۔ ان کے قلم سے قرآنِ پاک کی تفسیر سراج البیان (چھ جلدوں میں) مسئلہ اجتہاد، اساسیاتِ اسلام، عقلیات ابنِ تیمیہ، افکار ابن خلدون، افکارِ غزالی اور تعلیماتِ غزالی ایسی ثقہ تصانیف نکلیں، مطالعۂ قرآن اور مطالعۂ حدیث بھی اُن کی کاوشِ فکر کا نتیجہ ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اُنھوں نے کئی کتابیں لکھیں۔

علالت سے قبل وہ لسانُ القرآن کے عنوان سے قرآن مجید کی لغت مرتب کر رہے تھے اور حرف "د" تک دو جلدیں مرتب کر چکے تھے۔ مولانا ندوۃُ العلما لکھنؤ کے فارغ التحصیل تھے۔ جہاں اُنھیں سیّد سلیمان ندوی مرحوم ایسے عالم بے بدل اور ادیبِ شہیر سے شرفِ تلمّذ حاصل ہوا۔

دیکھا جائے تو مولانا ندوی نے مولانا شبلی نعمانیؒ اور سیّد سلیمانؒ ندوی کی علمی روایت کو بڑھاوا دینے کو اپنا مسلک ٹھہرا لیا تھا۔ جب تک زندہ رہے اس مسلک پر قائم رہے۔ ان کا شمار اُن علما اور فُضلا میں ہوتا رہے گا جنھوں نے اسلامی تعلیمات کی ترویج کے لیے ٹھوس علمی کام کیا اور ایسی تصانیف یادگار چھوڑیں، جو آنے والی نسلوں کو مُسلمان مفکروں، مجتہدوں اور فلاسفہ کے افکار سے روشناس کرانے کا وسیلہ بنیں گی اور ان میں اپنے عصر کے تناظر میں اسلامی تعلیمات سے فیض یاب ہونے کا شوق اور جذبہ بیدار کرتی رہیں گی۔

مولانا محمد حنیف ندوی شرافت و نجابت کا نمونہ تھے ۔ علوم دینیہ پر کامل دسترس رکھنے کے باوجود اُنھیں کبھی اپنے تبحّرِ علمی پر غرّہ نہ ہوا ، حِلم و انکسار ، سادگی اور شائستگی ان کی طبیعت کا خاصا تھا ۔ ہر ایک سے محبّت اور شفقت کے ساتھ پیش آتے ۔ ان کی رحلت سے قوم ایک جلیل القدر اور متبحر عالم اور مفکّر سے محروم ہوگئی ہے ۔ ہماری دُعا ہے کہ حق تعالیٰ ان کی مغفرت کرے ، اُنھیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر کی توفیق دے ۔

(امروز ، لاہور ۔ ۱۴ جولائی ۱۹۸۷ء)